بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۳۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل ربوہ

بروز جمعہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۱/۲۶	۱۱ رمضان ۱۳۹۲ھ، ۲۰ اخاء ۱۳۵۱ھش، ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء	نمبر ۲۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصَّلٰوۃ والسَّلام

خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کیجائیں!

مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کی خاطر تکلیف کی پرواہ نہیں کرتے

"بے کار اور نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو۔ کہ نکمّی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نصِّ صریح ہے۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (پ۴) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کروگے۔ اُس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اُٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامُراد ہوسکتے ہو۔ کیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مُفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو اُن کو حاصل ہوا۔ دُنیاوی خطابوں کو حاصل کرنے کیلئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ تب کہیں جاکر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی، ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رضی اللہ عنہم کا خطاب جو دِل کو تسلّی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے۔ کیا یُونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے، حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خُدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مُبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں۔ کیونکہ اَبدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے۔

مَیں کھول کر کہتا ہوں کہ جب تک ہر بات پر اللہ تعالیٰ مقدّم نہ ہو جاوے اور دل پر نظر ڈال کر وہ نہ دیکھ لے کہ یہ میرا ہی ہے، اُسوقت تک کوئی سچّا مومن نہیں کہلا سکتا۔ ایسا آدمی تو عُرفِ عام کے طور پر مومن یا مسلمان ہے۔ ...... مسلمان وُہی ہے جو اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کا مصداق ہوگیا ہو۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۷۵ و ۳۶)

اخبارِ احمدیّہ

ربوہ - ۱۹ اخاء - سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۱۹ اخاء حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گھٹنوں میں درد نقرس کی تکلیف بدستور ہے البتہ سر درد سے اب آرام ہے۔

احباب ہر دو بزرگوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

میرے بیٹے عزیز عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انگلستان کی اہلیہ عزیزہ قانتہ شاہد اعصابی ضعف کی وجہ سے بیمار ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے خاص دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

---

۱۴ اخاء کو مکرم میجر ڈاکٹر عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گجرات کو غسلخانہ میں پھسلنے کیوجہ سے بائیں کولہے کی ہڈی میں فریکچر ہوگیا سول ہسپتال گجرات میں پلستر لگایا گیا جو کہ تین ماہ بعد کھولا جائے گا۔

احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(خاکسار عبد المنّان شاہد مربی سلسلہ گجرات)

میری بیماری فالج کے عوارض میں شدّت پیدا ہوگئی ہے اور معذوری بہت بڑھ گئی ہے چلنا پھرنا مشکل ہوگیا ہے اور مفلوج حصّہ میں کافی درد ہوتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں خصوصاً اِن مبارک ایّام میں دردمندانہ طور پر دُعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان پنشنر ربوہ)

محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی والدہ محترمہ اپنے گاؤں چک ۲۹ ضلع شیخوپورہ میں عرصہ ایک ماہ سے بیمار ہیں۔ بخار کے علاوہ اُن کی ایک آنکھ میں بھی تکلیف ہے۔

احباب جماعت دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ اور اُن کی عمر میں برکت دے۔ آمین

(شریف احمد دہر تھوی قائد خدام الاحمدیہ خیرپور)

پبلشر:- مسعود احمد ۔ پرنٹر:- سید عبدالحی ۔ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ ماہ اخاء ۱۳۵۱ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچّے ایمان کی ایک ظاہری علامت

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں اِس امر کو کھول کر بیان کیا ہے کہ انسان کی نجات ایمان کے ساتھ وابستہ ہے۔ لیکن ایمان محض اقرار باللسان کا نام نہیں ہے۔ بلکہ ایمان ایک نہایت باریک اور گہرا راز ہے۔ اور وہ راز یہی ہے کہ کسی میں ایمان کا موجود ہونا اُس وقت تک متحقق نہیں ہوتا جب تک، کہ ایمان انسان کے دل میں داخل ہو کر اُس کی کایا نہ پلٹ دے۔ یعنی وہ، وہ نہ رہے جو پہلے تھا۔ اُس کی ہستی پر پورا پورا انقلاب آجائے اور وہ یکسر ایک اَور ہی قسم کا انسان بن جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اِس حقیقت کو ذہن نشین کراتے ہوئے فرماتا ہے۔

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (الحجرات آیت ۱۵)

یعنی اے رسول! بعض اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ تُو اُن سے کہدے کہ تم حقیقۃً ایمان نہیں لائے، ہاں تم یہ کہہ سکتے ہو کہ ہم نے ظاہری طور پر اسلام قبول کرلیا ہے کیونکہ ابھی فی الحقیقت ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی سچّی اطاعت کروگے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اِس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے محض اقرار باللسان کو عنداللہ مومن شمار ہونے کے لئے کافی قرار نہیں دیا بلکہ اس کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ اِقرار باللسان کے علاوہ ایمان دل میں بھی داخل ہو۔ اور ایمان کے دل میں داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ اور رسول کی اطاعت میں ایسا محو ہو جائے کہ ان کے کسی ایک حکم سے سرتابی یا عمل پیرا ہونے میں سستی کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ ظاہر ہے کہ جو شخص بھی حقیقی ایمان کے زیر اثر اللہ اور اس کے رسول کی اِس رنگ میں اطاعت کرے گا اسکی کایا ہی پلٹ جائے گی۔ اس کے اعمال اور اس کی حرکات و سکنات کو دیکھ کر دوسرے یہ گواہی دینے پر مجبور ہوں گے کہ فی الحقیقت یہ اَور ہی انسان بن گیا ہے۔ اور اس کی ہستی پر پورا پورا انقلاب آنے کا مطلب یہ ہے کہ باطنی انقلاب کے ساتھ ساتھ ظاہری اعمال اور حرکات و سکنات میں بھی ایسا انقلاب آئے گا کہ ظاہری اعمال میں اِس انقلاب انگیز تبدیلی کو دُوسرے بھی محسوس کئے بغیر نہ رہیں گے۔ سو گویا ایمان کے دل میں داخل ہونے کے بعد انسان میں بعض ظاہری علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں جن سے وہ شناخت کیا جاتا ہے۔ وہ ظاہری علامات کیا ہیں؟ وہ ایک دو نہیں بلکہ بے شمار ہیں کیونکہ انسان کی ہستی پر جب پورا پورا انقلاب وارد ہو جائے اور اس کی کایا ہی پلٹ جائے تو پھر اس کا تو سارا کا سارا وجود ہی بدل جاتا ہے۔ اُس کا اُٹھنا، اُس کا بیٹھنا، اس کا چلنا، اُس کا پھرنا، اُس کا دوسروں کے ساتھ معاملہ، اُس کا اندازِ گفتگو۔ الغرض اس کی ہر حرکت و سکون اپنی جگہ ایک علامت ہوگی اُس کے حامل ایمان اور سچّے مومن ہونے کی۔ سو ان سب علامتوں کو بیان کرنا نہ آسان ہے اور نہ ہی انہیں ایک مختصر سے مضمون میں سمویا جا سکتا ہے۔ البتہ حقیقی ایمان کی ایک ظاہری علامت کا فی الوقت ہم ذکر کرنا چاہتے ہیں اور وہ بھی خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک الفاظ میں۔

چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی ایمان کی اِس اہم اور بنیادی علامت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"انسان کی خدا ترسی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے التزام نماز کو دیکھنا کافی ہے کہ کس قدر ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ جو شخص پورے پورے اہتمام سے نماز ادا کرتا ہے اور خوف، اور بیماری اور فتنہ کی حالتیں اس کو نماز سے روک نہیں سکتیں، وہ بے شک خدا تعالیٰ پر ایک سچا ایمان رکھتا ہے۔ مگر یہ ایمان غریبوں کو دیا گیا۔ دولت مند اِس نعمت کو پانے والے بہت ہی تھوڑے ہیں۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۴۲)

پس نماز کا ایسا التزام کہ خوف اور بیماری اور فتنہ کی حالتوں میں بھی اسے ترک کرنا ممکن نہ رہے بلکہ ہر صورت اور ہر حال میں نمازیں اِس تعہد اور التزام سے ادا کی جائیں کہ التزام نماز میں کبھی کوئی رخنہ پڑنے کا سوال ہی پیدا نہ ہو۔ سچے ایمان کی ایک پکّی علامت ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ انسان کے دل میں ایمان ہو اور پھر بھی وہ نمازوں کی ادائیگی سے غافل رہے۔ اِس میں شک نہیں ہر نمازی کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایمان اس کے قلب میں داخل ہو کر اس کی کایا پلٹنے کا موجب بن چکا ہے کیونکہ نمازیں ریاکاری اور بناوٹ سے بھی پڑھی جا سکتی ہیں لیکن یہ بھی اپنی جگہ درست اور سولہ آنے درست ہے کہ ایمان جس شخص کے دل میں داخل ہو جائے تو پھر التزامِ نماز اس کی خاص اور بنیادی صفت بن جاتی ہے۔ وہ کسی حال میں بھی نمازوں کی ادائیگی میں کسی قسم کی کوئی غفلت نہیں برت سکتا۔ وہ دُکھ، بیماری، خوف و ہراس نیز فتنہ و فساد کی حالتوں میں بھی نماز ادا کرتا ہے۔ نماز اسکی فطرت کا جزو لاینفک بن جاتی ہے۔ جس طرح پانی سے باہر مچھلی زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح وہ نماز ادا کئے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔

ہمیں اللہ تعالیٰ نے اِس آخری زمانہ میں اپنے ایک رفیع الشان مامور یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ حقیقی ایمان کی دولت سے از سرِ نو مالا مال فرمایا۔ اور فی الحقیقت اِس ایمان حقیقی کے زیر اثر ہماری زندگیوں میں ایک انقلاب عظیم رونما ہوا اور ایک دُنیا نے اسے رونما ہوتے دیکھا اور اس کے رونما ہونے کی گواہی دی۔ اور پھر یہ ایمان ہی غلبۂ اسلام کی انقلاب انگیز مہم کو روبراہ لانے اور اسے آگے ہی آگے بڑھانے کا باعث بنا اور اب بھی بنا ہوا ہے۔ اور اُس وقت تک بنا رہیگا جبتک کہ اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب نہ آجائے۔ اندریں صورت ہمارا یہ اوّلین فرض ہے کہ ہم آئندہ نسلوں کے قلوب میں اِس حقیقی ایمان کی آبیاری میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھیں تاکہ ان کی زندگیوں میں بھی ایسا انقلاب آئے کہ نمازوں کا التزام ان کی فطرت کا جزو لاینفک بن جائے اور وہ ہر صورت، ہر حال میں پوری پابندی اور شرائط کے ساتھ نماز ادا کرنے والی ہوں۔

ضروری اعلان

جملہ ایسی جماعتہائے احمدیہ جہاں پر مجلس موصیان قائم ہیں یا قائم ہو سکتی ہیں، کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر و نائب صدر موصیان کی منظوری کی میعاد ۳۰/۴/۷۲ کو ختم ہو چکی ہے۔ لہٰذا فوری طور پر صدر و نائب صدر موصیان کا مندرجہ ذیل قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر مکرم صدر صاحب مجلس کارپرداز کی خدمت میں بھجوایا جائے۔ تا منظوری نیا انتخاب سابق صدر و نائب صدر حسب قواعد اپنے فرائض سرانجام دیتے رہیں گے۔

(۱) جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

(۲) انتخاب صدر مجلس موصیان کیلئے کورم سو فیصد ہے۔ صرف بیمار، مسافر اور معذور کا استثناء ہوگا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ بقایادار موصی بھی انتخاب میں رائے دینگے مگر بطور صدر منتخب نہ ہوں گے۔

(۳) صدر موصیان کا انتخاب صدر صاحب مجلس کارپرداز ربوہ کے نام بھجوایا جائے۔

(۴) مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔

لہٰذا جہاں پر ممکن ہو صدر موصیان کے ساتھ نائب صدر موصیان کا انتخاب ضرور کروایا جائے۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی۔

(ناظر اعلیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک دعاؤں کا مہینہ ہے

سلطان احمد پیر کوٹی

رمضان المبارک کو دعا سے خاص تعلق ہے اور دعا ہی ایک ایسی چیز ہے جو انسان کو کامیابی سے ہمکنار کر دیتی ہے اور کمزور اور ظاہری اسباب سے محروم لوگوں کا وسیلہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے "یہ دعاؤں کا مہینہ ہے"۔ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:-

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ۔

اے رسول! جب میرے بندے میرے متعلق تجھ سے سوال کریں تو تو انہیں کہہ دے کہ میں ان کے بالکل قریب ہوں۔ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ میں ان کی ہر پکار کو سنتا ہوں۔ ان کی ہر دعا کو قبولیت کا شرف بخشتا ہوں۔ ادھر ان کی آواز نکلتی ہے ادھر میں اسے قبول کر لیتا ہوں لیکن شرط صرف یہ ہے کہ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي وہ میرے احکام کی پوری طرح تعمیل کریں میری توحید پر ایمان رکھیں۔ میری صفات کی معرفت حاصل کریں۔ میرے اخلاق کے رنگ میں رنگین ہو جائیں اور اس بات پر یقین رکھیں کہ میں انہیں ضائع نہیں ہونے دوں گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:-

إِنَّ فِي رَمَضَانَ يُنَادِي مُنَادٍ بَعْدَ الثُّلُثِ الْأَوَّلِ أَوْ ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَلَا سَائِلٌ يَسْأَلُ فَيُعْطَى أَوْ مُسْتَغْفِرٌ يَسْتَغْفِرُ فَيُغْفَرُ لَهُ أَلَا تَائِبٌ يَتُوبُ فَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِ

رمضان کی ہر رات کے آخر میں ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ کیا کوئی سوالی ہے کہ اسے دیا جائے۔ کیا کوئی مغفرت چاہنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کئے جائیں اور کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے۔

یہ کہنا درست نہیں کہ خدا تعالیٰ کا اس مہینہ سے زیادہ تعلق ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ اس نے اپنے بندوں پر احسان کر کے اس ماہ میں ایسے ذرائع مقرر فرما دئے ہیں جن سے سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو جائیں اور وہ سمجھیں کہ اگر سارا سال نہیں تو کم از کم اس ماہ میں وہ روحانی فائدہ اٹھا لیں انسان کے لئے یہ مہینہ گویا روحانی لحاظ سے موسم بہار ہے۔

اس ماہ میں دعاؤں کی قبولیت کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے برائیوں اور گناہوں کی محرکات کو دبا دیتا ہے اور نیکی کی محرکات کی ترغیب دیتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:-

إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (ترمذی)

رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جن یعنی روحانیت اور نیکی کے دشمن پابہ زنجیر کر دئے جاتے ہیں۔ جہنم کے دروازے بلا استثنا بند کر دئے جاتے ہیں۔ جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ یعنی نیک اعمال بجا لانے والوں پر انعامات کی بارش ہوتی ہے اور ایک منادی کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے طالب خیر نیکی کی طرف متوجہ ہو اور اے برائی کا ارادہ کرنے والے تو فوری طور پر بدی سے رک جا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس ماہ میں کئی لوگوں کو جہنم کے عذاب سے آزاد کر دیتا ہے اور یہ کارروائی رمضان میں ہر روز ہوتی ہے۔ ترمذی پھر فرماتے ہیں:-

فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ

اس مہینہ میں ایک ایسی رات بھی ہے جو کہ ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس کی خیر و برکت سے محروم رہا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں۔

پھر اس ماہ میں قبولیت دعا کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان ایام میں چھوٹے اور بڑے، بوڑھے اور جوان، عورت اور مرد سارے ہی لوگ راتوں کو اٹھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ عورتیں جو شرعی لحاظ سے روزہ سے مستثنیٰ ہیں وہ بھی سحری کے وقت کھانا پکانے کے لئے اٹھتی ہیں۔ اسلئے ان کی دعائیں اجتماعی دعاؤں کا رنگ اختیار کر جاتی ہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سواد اعظم کی آواز کو اپنی آواز قرار دیا ہے اسی طرح جب سب مسلمان اکٹھے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں تو ان کی دعائیں اجتماعی رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ اور وہ اور دعاؤں کی نسبت زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

پھر ایک وجہ اس ماہ میں دعاؤں کے زیادہ قبول ہونے کی یہ ہے کہ اس میں انسان ایک طرح سے اللہ تعالیٰ سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے مثلاً خدا تعالیٰ کی ایک صفت ہے لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی۔ ایک روزہ دار بھی رمضان میں ہر رات نیند کا ایک حصہ قربان کرتا ہے۔ سحری کھانے اور تہجد کے لئے وہ اٹھتا ہے دعاؤں میں ایک حصہ رات کا خرچ کرتا ہے کام کرنے والے کو تو اس ماہ میں دو تین گھنٹوں سے زیادہ نیند کا موقعہ نہیں ملتا۔ اس طرح ایک رنگ میں انسان خدا تعالیٰ سے مشابہت پیدا کر لیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے۔ انسان ہمیشہ کے لئے کھانا پینا تو چھوڑ نہیں سکتا۔ مگر پھر بھی رمضان میں صبح سے شام تک کھانا نہ کھا کر وہ ایک حد تک خدا تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی شان پاک ہے لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا اس کی نہ بیوی ہے نہ اولاد اور ایک روزہ دار رمضان میں روزہ کے دوران جنسی تعلقات سے کنارہ کش ہو کر خدا تعالیٰ کی اس صفت کا رنگ بھی اختیار کر لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ خیر ہی خیر ہے اور روزہ دار کو بھی رمضان میں خاص طور پر نیکیاں کرنے کا حکم ہے۔ وہ غیبت سے بچتا ہے، چغلی۔ عیب جوئی اور دوسری برائیوں سے اجتناب کرتا ہے بری عادتوں کو ترک کرتا ہے غرض وہ ہر طرح کوشش کرتا ہے کہ اس میں خیر ہی خیر ہو اور ایک حد تک خدا تعالیٰ سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔ غرض اس ماہ میں انسان اپنے آپ کو مظہر خدا بنا لیتا ہے اور جب مظہر خدا ہونے کی صورت میں اس کی پکار خدا تعالیٰ کی پکار اور اس کی دعا خدا تعالیٰ کی دعا بن جائے گی تو اس کی قبولیت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

پھر رمضان ماہِ صیام ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ روزے رکھنا بمنزلہ ڈھال کے ہے۔ جس طرح ڈھال کے ذریعہ انسان ایک طرف دشمن کے حملہ سے بچتا ہے تو دوسری طرف اس کے ذریعہ اپنے آپ کو محفوظ دیکھتے ہوئے دشمن کے خلاف جارحانہ اقدام کرتا ہے۔ اسی طرح روزوں کے ذریعہ انسان نفس شیطانی خیالات اور بد اثرات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اخلاق کے رنگ میں رنگین ہونے اور اس کی صفات سے متصف ہو جانے کی وجہ سے وہ شیطان پر حملہ آور بھی ہوتا ہے پھر روزہ کی عبادت خدا تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامُ فَإِنَّهُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ

انسان کے تمام کام اس کے لئے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔

پھر فرمایا:-

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ۔

کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک الہام ہے "رمضان کا مہینہ نبیوں کا مہینہ ہے" یعنی جس طرح ایمان لانے والوں کے اندر انبیاء کے زمانہ میں ایک انقلاب پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رمضان میں انسان اپنی زندگی میں انقلاب پیدا کر لیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غرض خدا تعالیٰ کی رحمتیں اس کی برکتیں اور افضال کسی زمانہ یا خاص وقت سے مختص نہیں انسان سال کے ہر حصہ میں ان سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ مگر رمضان میں اللہ تعالیٰ نے بعض ایسی باتیں رکھ دی ہیں جن کی وجہ سے اس میں کی ہوئی دعائیں سال کے دوسرے حصوں میں کی ہوئی دعاؤں سے زیادہ قبول ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ اس ماہ میں دعائیں سننے اور انہیں قبول کرنے پر زیادہ آمادہ نظر آتا ہے۔

اس ماہ سے انسان کس طرح فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ احادیث میں آتا ہے۔

اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ وَكَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَاَشْفَقَ مِنْهُ۔

جب رمضان آتا آپ کا رنگ تبدیل ہو جاتا۔ آپ نمازیں زیادہ ادا کرتے دعائیں خشوع و خضوع سے کرتے اور خدا تعالیٰ کا خوف آپ کے دل میں زیادہ ہوتا۔ ایک اور جگہ رمضان میں آپ کی حالت کا یوں نقشہ کھینچا ہے۔

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ الْاَوَاخِرُ اَيِ الْعَشْرُ الْاَخِيْرُ مِنْ رَمَضَانَ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَاَحْيٰى لَيْلَهُ وَاَيْقَظَ اَهْلَهُ

رمضان کا آخری عشرہ آتے ہی آپ کمر ہمت کس لیتے۔ رات کو زندہ رکھتے یعنی نوافل اور تہجد کی طرف خصوصی توجہ دیتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کرتے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس نمونہ کو سامنے رکھتے ہوئے احباب کرام اس ماہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں تا ایسا نہ ہو کہ وہ قبولیت دعا کے اس موقعہ سے محروم رہ جائیں۔ رمضان کے دوران روزہ کی عبادت کو اس کی پوری شرائط کے ساتھ بجا لائیں۔ قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کریں۔ دن اور رات دونوں وقت زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے کا اہتمام کریں۔ رات کو بھی دعائیں کریں صبح کو بھی دعائیں کریں۔ جنگلوں میں جا کر خلوت میں دعائیں کریں۔ جماعت کے ساتھ اور تنہائی میں دروازے بند کر کے دعائیں کریں اور خدا تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری کریں تا اس طرح اس کے زیادہ سے زیادہ انعامات، زیادہ سے زیادہ رحمتوں، افضال اور برکتوں کے وارث ہوں۔

احباب کرام اس مبارک مہینہ میں جہاں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کے لئے دعائیں کریں۔ وہاں خاص طور پر امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے دعا پر زور دیں کہ امام وقت کے لئے دعا کرنا خود اپنے لئے دعا کرنا ہے پھر دعا کریں کہ امام وقت ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے غلبۂ اسلام کے لئے جو مہمات جاری کی گئی ہیں وہ کامیابی سے ہمکنار ہوں پھر اللہ تعالیٰ غلبۂ اسلام کے سلسلہ میں ہمیں مزید قربانیاں پیش کرنے اور ایثار دکھانے کی توفیق دے۔ تاہم اس کام کو جو اللہ تعالیٰ ہم سے لینا چاہتا ہے کما حقہ پورا کریں اور اس میں کمزوری نہ دکھائیں مبلغین اسلام جو اشاعت اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے سلسلہ میں وطن سے دور آپ کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ انہیں بھی دعا میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ خود ان کا حافظ و ناصر ہو وہ ان کی کوششوں میں برکت دے اور انہیں اپنی راہ میں زیادہ سے زیادہ قربانی پیش کرنے کی توفیق دے۔

پھر اس وقت ہمارے ملک کے حالات انتہائی تشویشناک ہیں وہ اندرونی اور بیرونی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے اس کے استحکام کے لئے دعائیں کریں دشمن کی عیارانہ چالوں اور سازشوں سے اس کے محفوظ رہنے کے لئے دعائیں کریں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں اس کے لئے خاص طور پر تحریک فرمائی ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے ملک کے موجودہ حالات ہر صاحب فراست کے دل میں تشویش پیدا کر رہے ہیں ... اندرونی دشمن بھی اس وقت اپنی شرارتوں میں تیز ہو رہے ہیں اور بیرونی دشمن تو بہر حال دشمن ہے اس واسطے قوم پر اس وقت ایک ابتلاء کا وقت ہے دعاؤں اور صدقات سے ابتلاء دور ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے آپ دعا کریں اور استحکام پاکستان کے لئے آپ کے لئے جس حد تک ممکن ہو صدقات بھی دیں۔"

(الفضل یکم نومبر ۱۹۷۲ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان میں قبولیت دعا کے موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھانے اور اپنی برکتوں، رحمتوں اور افضال کے حصول اور اپنے نفوس کے اندر ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مولوی ابوبکر ایوب سماٹری صاحب مرحوم کے قبول احمدیت کا واقعہ

(مکرم چوہدری عبد الرحمن صاحب شاکر پنشنر صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

بورڈنگ ہائی سکول قادیان کے پہلے باورچی محبوب علی خان تھے۔ ان کے بعد میاں محمد دین صاحب سکنہ شادیوال ضلع گجرات لمبے عرصہ تک کام کرتے رہے اور ان کی وفات پر ان کے فرزند میاں خوشی محمد صاحب کام کرنے لگے جو ۱۹۵۱ء میں چنیوٹ میں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

۱۹۲۴ء میں اس وقت کے سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ سے کچھ اختلاف کے باعث مکرم خوشی محمد صاحب لاہور جا کر جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے پاس ملازم ہو گئے۔ کیونکہ ان سے جان پہچان تو قادیان سے ہی تھی۔

انہی دنوں سماٹرا سے تین طالب علم حصول تعلیم کے لئے احمدیہ بلڈنگز میں آئے جن میں سے ایک مولوی ابوبکر ایوب بھی تھے (دوسرے نور الدین صاحب تھے۔ تیسرے کا نام اس وقت ذہن میں نہیں آ رہا) جو ۱۵، ۱۲ ستمبر کی درمیانی شب کو دی ہیگ (ہالینڈ) میں

مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ

کے مصداق ہو گئے ہیں۔

لاہور میں ایک دن میاں خوشی محمد صاحب نے مولوی ابوبکر صاحب سے کہا کہ تم لوگ کہاں آ گئے ہو۔ اصل چیز تو قادیان میں ہے اور اپنی استعداد کے مطابق ان کو سمجھایا۔ وہ کہنے لگے کہ ہمیں تو خبر نہیں قادیان کہاں ہے کسی دن وہاں لے چلو دیکھ آئیں۔ خوشی محمد صاحب نے رخصت لی۔ اور ان تینوں کو لے کر قادیان آ گئے اور سب سے پہلے حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ سے ملاقات کرائی۔ حضرت میر صاحبؓ موصوف کی شیریں گفتاری، اعلیٰ اخلاق اور مدلل گفتگو نے تینوں کو مسحور کر دیا اور وہ قادیان کے ہی ہو کر رہ گئے۔ اور مولوی ابوبکر صاحب نے تو سچ

ہم جو اُٹھے تو دَرِ یار سے مر کر اُٹھے

کے مقولے کو ثابت کر دکھایا ہے۔

پہلے پہل ان تینوں طلباء کو حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ ہم بھی چونکہ پڑوس میں رہتے تھے ان لڑکوں کو دیکھ کر حیران سے ہوئے مولوی ابوبکر صاحب میرے واقف بن گئے۔ اور مختلف اشیاء کے اردو نام پوچھا کرتے جو میں بتاتا اور وہ دہرایا کرتے تھے پھر صبح و شام اکثر ملاقات ہوتی رہتی اور خوب واقفیت ہو گئی۔ اور جب میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا تو تعلقات اور بھی استوار ہو گئے

مولوی ابوبکر صاحب نہایت میٹھی زبان والے خوش اخلاق بے حد محنتی بڑے ذہین تھے۔ اور بس ان کا ہمیشہ اخلاق دیکھا اپنے استادوں کا دل سے احترام کرتے تھے اور وہ بھی ان کو چاہتے تھے۔ وقت کے بہت پابند تھے۔

میں نے ہمیشہ ان کو خوش دل اور مسکراتے ہوئے پایا۔ ان کے متعلق آسانی سے کہا جا سکتا ہے کہ

HE HAD LOVE FOR ALL AND MALIC FOR NONE.

فٹ بال خوب کھیلتے تھے (انڈونیشیا کی قومی کھیل فٹ بال ہے اور یہ لوگ ننگے پاؤں کھیلتے ہیں)

مولوی صاحب موصوف نے ۱۹۲۹ء میں امتحان مولوی فاضل پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا اور ۱۹۳۱ء سے ۱۹۵۱ء تک آنریری طور پر خدمات دینیہ بجا لاتے رہے۔ ۱۹۵۱ء میں تحریک جدید کے زیر انتظام کام کرتے رہے ۱۹۷۲ء میں میدان تبلیغ میں سرخرو ہو کر حاضر بحضور ہو گئے۔

اللّٰھم اغفرلہ واجعل جنۃ الماوی مسکنالہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ نے مولوی ابوبکر اور دوسرے سماٹری طلباء سے ان کی زبان سیکھنی شروع کی اور چند ماہ میں اہل زبان کی طرح بولنے لگے۔

کچھ عرصہ بعد قادیان میں سماٹری طلباء کی تعداد ۲۵ کے قریب ہو گئی جن میں سے چند ایک نے امتحان مولوی فاضل پاس کیا اور تکمیل تعلیم کے بعد اپنے وطن میں فریضہ تبلیغ ادا کیا ان میں سے مکرم مولوی عبد الواحد صاحب نمایاں تھے اور مجھے خوشی ہے کہ میں نے ان کو اردو پڑھایا تھا۔

معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی کسی مخفی حکمت نے میاں خوشی محمد صاحب کو اسی واسطے لاہور بھجوایا تھا تاکہ ان سماٹری طلباء کی ہدایت کا موجب بنیں۔ خدا کے ہاں سے خوشی محمد مرحوم کو جو اجر عظیم ملے گا اس کا بھلا کون اندازہ کر سکتا ہے یہ بھی ایک قسم کا صدقہ جاریہ ہے۔

مندرجہ بالا واقعہ خوشی محمد مرحوم نے مجھے خود سنایا تھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قابلِ تقلید مجالس خدام الاحمدیہ

مندرجہ ذیل مجالس خدام الاحمدیہ نے سال ختم ہونے سے قبل ہی اپنا بجٹ مکمل ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اعزاز ان کے لئے مبارک کرے اور آئندہ اس معیار کو قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دیگر مجالس سے بھی درخواست ہے کہ وہ ان مجالس کی تقلید کرتے ہوئے اپنا بجٹ سالانہ اجتماع سے قبل مکمل ادا کر کے صدر محترم سے سند امتیاز حاصل کریں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضلع پشاور۔ نوشہرہ۔ پبی۔

ضلع ہزارہ۔ مانسہرہ۔ پھگلہ

ضلع جہلم ۔ لنبدل

ضلع راولپنڈی۔ مری

ضلع جہلم ۔ دوالمیال۔ بھدوال

ضلع گجرات ۔ دھیر کے کلاں۔ مرالہ

ضلع سرگودھا:

ضلع سرگودھا کی ۶۲ میں سے ۲۶ مجالس نے اپنا بجٹ سو فیصد ادا کر دیا ہے

ضلع لاہور:۔ کی کس۔ جوڑا۔ مانگا

ڈہ جھبیل۔ اجل گڑھ کے۔ جامن

ہریکے تیس۔ پچھنیاں۔ للیانی۔

ککڑ میاں۔

ضلع سیالکوٹ: طیافوالہ۔ ترسکہ

ککرپا۔ نشتر آباد

ضلع گوجرانوالہ: چک پٹھان

ضلع شیخوپورہ:۔ ۷۹ نواں کوٹ

چوڑا سنگھ۔ ۸۵ رنگو منگل

ڈیرہ دادیو ڑے۔

ضلع لائل پور:۔ سمندری۔ ۳۰ ج ب

۲۲۶ ج ب۔ ۲۷ ج ب۔ ۵۰ ج ب

۶۱ رب ۱۰۰ رب چک جھمرہ

۲۶ گھٹھہ کالو۔ ۳۶۲ رب

۵۲۸ گ ب ۸۹ ج ب

۲۰۳ گ ب ۲۰۸ گ ب

تاندلیاں والا۔ ماموں کانجن

۲۶۴ گ ب ۱۰۹ ر ب

۲۰۹ رب ۴۰ گ ب

۸۴ گ ب۔

ضلع ساہیوال:۔ صدر گوگیرہ۔ چیچہ وطنی

۱۲/۱۴ ایل۔ ۲۸۵/ ای بی

منڈی بہادر سنگھ۔ قبولہ۔

ضلع ملتان:۔ حسن پور

ضلع ڈیرہ غازی خان۔ بستی چوہدری شرف دین۔ بشیر آباد

ضلع بہاول نگر:۔ ۱۴۱ مراد ۲۲۷/۹ آر

۱۶۹/۷ آر ۱۸۴/۷ آر۔

۱۶۶/۷ آر ۱۹۱/۷ آر۔

۵۶/۴ آر۔ ۱۶۹/ مراد۔ ہاسک آباد

۳۰/۷ آر ۱۶۴/۷ آر

۲۶۷/ ایچ آر۔

ضلع رحیم یار خان: حبول۔ خان پور

ضلع خیر پور: خیر پور۔ گوٹھ فتح دین

گوٹھ محمد صادق۔ گمبٹ۔

ضلع سکھر:۔ فضل عمر ماڈل فارم

ضلع جیکب آباد: شریف مندرانی۔

جیکب آباد۔

ضلع لاڑکانہ: دارہ

ضلع نوابشاہ: باندھی۔ گوٹھ شاہ دین۔

گوٹھ امام بخش محمود

قمر آباد

دریا خاں مری۔ فتاحی احمد

گوٹھ بشیر احمد محراب پور

ڈیرہ مولی بخش

ضلع حیدرآباد:۔ حمید آباد۔

نصرت آباد لاطینی تئی۔ سنجرچانگ

گوٹھ سلطان احمد کوٹ بانج دین۔

چک ۲۲ گوٹھ عبدالحق۔ گوٹھ غلام نبی۔

ضلع دادو: رادھن

ضلع میرپور خاص:۔ ڈگری۔ نورنگر

کنری۔ کریم نگر شریف آباد

لطیف نگر۔ گوٹھ سیٹھ عزیز احمد۔

فوجی بھرتی

مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۲ء بروز جمعہ بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہو گی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لاویں۔

کم از کم معیار بھرتی:۔

قد ۵ فٹ ۴ انچ وزن ۱۰۷ پونڈ

چھاتی ۳۲۔ ۳۳ تعلیم ۵ جماعت

عمر ۱۷ سال سے ۲۵ سال تک۔

وقف جدید کی اہمیت

وقف جدید کے ذریعہ رشد و اصلاح اور تعلیم القرآن کا بابرکت کام وسیع سے وسیع تر ہو رہا ہے۔ زعماء انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے حلقوں میں چندہ جات وقف جدید کے معیاری وعدہ جات اور ان کی بروقت ادائیگی کا پورا پورا خیال رکھیں اور اپنی مساعی کی تفصیلی رپورٹیں دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں ارسال کریں۔ (قائد وقف جدید انصار اللہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست میں شمولیت کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں

رمضان المبارک کا انفاق مال سے خاص تعلق ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مبارک مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا بھی یہی مناسب وقت ہے۔

وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے ادا کرنے والے دوستوں کے نام حضور اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کرے گی۔ مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ سب وقت سیکرٹری مال کو ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں اور حضور ایدہ اللہ کی خاص دعاؤں سے مستفیض ہوں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

لجنہ اماء اللہ لاہور کا مقامی اجتماع

مورخہ ۲۹ اکتوبر بروز اتوار بوقت صبح نو بجے مسجد دارالذکر میں لجنہ اماء اللہ لاہور و ناصرات الاحمدیہ لاہور کا مقامی اجتماع ہو گا جس میں ہر حلقہ کی ممبرات و عہدیداران کی حاضری لازمی ہے۔ تقسیم انعامات کا جلسہ انشاء اللہ مرکزی اجتماع کے بعد منعقد کیا جائے گا۔ اجتماع کے بعد ہی مجلس عاملہ لجنہ لاہور کا بھی خصوصی اجلاس ہو گا لہٰذا تمام عہدیداران اپنی اپنی رپورٹیں بھی ہمراہ لائیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھیں۔ (احمدی بیگم سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ لاہور)

دُعائے مغفرت

جماعت احمدیہ بہاولپور کے ایک مخلص احمدی مکرم ملک عبدالحمید صاحب اعوان ابن ملک کریم بخش صاحب اعوان مورخہ ۱۱؍اکتوبر ۱۹۷۲ء کو رات کے ۷ بجے ۳۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات سے ۸ دن قبل آپ کا تلی کا اپریشن ہوا تھا۔ لیکن تکلیف میں افاقہ نہ ہوا اور صحت نہ ہو سکی۔ آپ نے اپنے پیچھے تین چھوٹے بچے چھوڑے ہیں جن میں سے چھوٹا لڑکا صرف دو ماہ کا ہے۔ مرحوم مخلص سلسلہ احمدیہ سے محبت رکھنے والے اور نیک فطرت نوجوان تھے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور والدین اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کے بچوں کا خود کفیل ہو (آمین)

(مرزا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم چوہدری نبی احمد صاحب چیمہ سابق درویش قادیان حال سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوٹھ غلام محمد ضلع خیرپور (ناظم صاحب انصار اللہ) عرصہ دو ماہ سے بعارضہ بخار علیل ہیں احباب جماعت کامل صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔ آمین۔

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع خیرپور

۲۔ خاکسار کے والد صاحب ماسٹر چراغ دین صاحب عرصہ اڑھائی ماہ سے پیٹ درد میں مبتلا ہیں۔ رات کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو چکی ہے اور صحت دن بدن گر رہی ہے۔ احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو جلد کامل شفا بخشے (بشارت احمد ٹیچر ہائی سکول ربوہ)

۳۔ عاجز عرصہ ۲ سال سے کئی بیماریوں میں مبتلا ہے تمام بہن بھائی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل صحت عطا فرمائے (عطاء الٰہی احمدی ریلوے روڈ اباہد)

۴۔ میری خالہ جان اہلیہ چوہدری محمود احمد صاحب آف منتظر سول ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ انہیں شوگر کی تکلیف ہے۔ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے (شاہد محمود عزیز آباد کراچی)

۵۔ برادرم میاں بشیر احمد صاحب گوندل کافی عرصہ سے بعارضہ بلڈ پریشر و درد گردہ بیمار ہیں اور سول ہسپتال سیالکوٹ میں زیر علاج ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ سمیع اللہ گوندل سانگلہ ہل

۶۔ خاکسار کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں بہت کمزور ہو گئی ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے (بشارت اللہ مہر خان پور شیخ رحیم یار خان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزہ رکھنے سے انسان دینی اور دنیوی شرور سے محفوظ ہو جاتا ہے

اس سے دینی خیر و برکت بھی حاصل ہوتی ہے اور جسمانی لحاظ سے بھی کئی امراض سے نجات حاصل ہو جاتی ہے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"روزہ ایک دینی مسئلہ ہے یا بلحاظ صحت انسانی دنیوی امور سے بھی کسی حد تک تعلق رکھتا ہے پس لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ کے یہ معنے ہوئے کہ تا تم دینی اور دنیوی شر سے محفوظ رہو۔ دینی خیر و برکت تمہارے ہاتھ سے نہ جاتی رہے یا تمہاری صحت کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ کیونکہ بعض دفعہ روزے کئی قسم کے امراض سے نجات دلانے کا بھی موجب ہو جاتے ہیں۔ آج کل کی تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ بڑھاپا یا ضعف آتے ہی اس وجہ سے ہیں کہ انسان کے جسم میں زائد مواد جمع ہو جاتے ہیں اور ان سے بیماری یا موت پیدا ہوتی ہے۔ بعض نادان تو اس خیال میں اس حد تک ترقی کر گئے ہیں کہ کہتے ہیں جس دن ہم زائد مواد کو فنا کرنے میں کامیاب ہو گئے اُس دن موت بھی دنیا سے اُٹھ جائے گی۔ یہ خیال اگرچہ احمقانہ ہے تاہم اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تھکان اور کمزوری وغیرہ جسم میں زائد مواد جمع ہونے ہی سے پیدا ہوتی ہے اور روزہ اس کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ صحت کی حالت میں جب روزے رکھے جائیں تو دورانِ رمضان میں بے شک کچھ کوفت محسوس ہوتی ہے مگر رمضان کے بعد جسم میں ایک نئی قوت اور تر و تازگی کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یہ فائدہ تو صحتِ جسمانی کے لحاظ سے ہے مگر روحانی لحاظ سے اس کا یہ فائدہ ہے کہ جو لوگ روزے رکھتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی حفاظت کا وعدہ کرتا ہے اسی لئے روزوں کے ذکر کے بعد خدا تعالیٰ نے دعاؤں کی قبولیت کا ذکر کیا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ میں اپنے بندوں کے قریب ہوں اور ان کی دعاؤں کو سنتا ہوں پس روزے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز ہیں اور روزے رکھنے والا خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنا لیتا ہے جو اسے ہر قسم کے دکھوں اور شرور سے محفوظ رکھتا ہے۔

پھر روزے کے ذریعہ دکھوں سے انسان اس طرح بھی بچتا ہے کہ (۱) جب وہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے لئے تکلیف میں ڈالتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ اُس کے گناہوں کی سزا سے اُسے بچا لیتا ہے (۲) جب وہ فاقے رہ کر بھوک کی تکلیف محسوس کرتا ہے تو اپنے غریب بھائیوں کی خبر گیری کرتا ہے۔ اور ان کا ہلاکت سے بچنا خود اسے بھی ہلاکت سے بچا لیتا ہے۔ کیونکہ بعض افرادِ قوم کے بچنے سے آخر ساری قوم کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور درحقیقت یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گُر ہے کہ انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔ تمام قسم کی تباہیاں اُسی وقت آتی ہیں جب کسی قوم کے افراد میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ اُن کی چیزیں انہی کی ہیں دوسروں کا اُن میں کوئی حق نہیں اور ان سے فائدہ اٹھانے کا حق انہی کو ہے جن کو وہ چیزیں دی گئی ہیں۔ دنیا کے نظام کی بنیاد اس اصل پر ہے کہ میری چیز دوسرا استعمال کرے۔ اور رمضان اس کی عادت ڈالتا ہے۔ روپیہ ہمارا ہے کھانے پینے کی چیزیں ہماری ہیں۔ مگر حکم یہ ہے کہ دوسروں کو ان سے فائدہ پہنچاؤ اور کھلاؤ۔ کیونکہ اس سے دنیا کے تمدن کی بنیاد قائم ہوتی ہے پھر روزوں کے ذریعہ انسان کے اندر مشقت برداشت کرنے کا مادہ پیدا کرتے ہیں اور جو لوگ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کے عادی ہوں وہ مشکلات کے آنے پر ہمت نہیں ہارتے بلکہ دلیری سے ان کا مقابلہ کرتے اور کامیابی حاصل کرتے ہیں۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ)

فطرانہ اور عید فنڈ کے متعلق
ایک تاکیدی گزارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک شروع ہو چکا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ کے حضور قرب اور حصول فضل کا ذریعہ ہے۔ اس کی ادائیگی ہر مرد عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچہ پر بھی واجب ہے اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً تین سیر گندم ہے۔ اور نقدی کی صورت میں اس کی شرح ڈیڑھ روپیہ فی کس ہے۔ پوری شرح سے عدم استطاعت کی صورت میں نصف شرح سے ادائیگی بھی ہو سکتی ہے۔ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ مرکز میں افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بعد فطرانہ بھجوانا ضروری ہے۔ مرکز میں وصول شدہ فطرانہ حضور اقدس کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحق اور غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہیں لائی جا سکتی بلکہ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد جو رقم بچے وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ عید فنڈ کی وصولی کی طرف بھی پوری توجہ کی ضرورت ہوگی۔ عید فنڈ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح (ہر کمانے والے کے لئے) ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے اس کی شرح ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی دوست کو اس فنڈ میں حسب استطاعت حصہ لینا چاہیئے۔

قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کو ہم سب کے لئے اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال)

فدیہ رمضان اور نظارت خدمت درویشان

رمضان المبارک کے دوران جو احباب بوجہ بیماری یا مسافرت سالم ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے قرآن پاک کا یہ حکم ہے کہ وہ ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کریں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں فراخی رزق سے نوازا ہوا ہے تو ان دنوں میں ایک مسکین کا کھانا بطور فدیہ رمضان بھی دیتے رہیں اور ایسے ذی ثروت اصحاب جو روزہ رکھتے ہوئے ایک مسکین کو کھانا بھی دیتے ہیں تو وہ ارشاد خداوندی کے تحت

فمن تطوع خیرا فھو خیر لہ

کے مطابق مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے اصحاب جو فدیہ کی رقم (جو ایک ماہ کے معروف کھانے کے برابر ہو) دینا چاہیں تو وہ ناظر خدمت درویشان کے نام بھجوا دیں تاکہ نظارت مستحقین کو بروقت دے سکے

(نظارت خدمت درویشان)

سامان تعمیر کا نیلام

مسجد اقصیٰ کی تعمیر کا کچھ بچا ہوا سامان موجود ہے جو بذریعہ نیلام فروخت کیا جائے گا یہ سامان نیلامی سے ایک گھنٹہ پہلے دیکھا جا سکتا ہے نقد رقم موقعہ پر وصول کی جائے گی۔

نیلامی مورخہ ۲۲ ماہ حال بروز اتوار ۱۰½ بجے صبح مسجد اقصیٰ کے احاطہ میں ہوگی جو چیزیں نیلام ہوں گی ان کی فہرست دفتری اوقات میں دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں دیکھی جا سکتی ہے

(سیکرٹری تعمیر کمیٹی مسجد اقصیٰ ربوہ)

پتہ درکار ہے

سابق فوجی سپاہی سلیم احمد نمبر ۵۲۲۷۰۱۷ ساکن ربوہ کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ ای ایم ای سنٹر کوئٹہ سے ان کا چیک آیا ہوا ہے اگر سلیم احمد صاحب خود یہ اعلان پڑھیں تو فوری طور پر مجھ سے رابطہ قائم کریں۔ اور اگر ان کے کسی عزیز یا واقف کی نظر سے یہ اعلان گزرے تو وہ ازراہ کرم ان کے موجودہ پتہ سے خاکسار کو مطلع کریں (سلطان احمد پیر کوٹی۔ ۲/۳۴ دار الرحمت غربی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴